11090/74

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:-

① ایک گاڑی میں ڈرائیور سمیت پانچ بندے سفر کر رہے تھے کہ اچانک ایکسیڈنٹ ہو گیا جس میں ڈرائیور سمیت کے علاوہ سب لوگ وفات پا گئے تو اب پوچھنا یہ ہے کہ اس ڈرائیور پر کوئی کفارہ وغیرہ لازم ہو گی یا نہیں اور اگر لازم ہو گی تو کتنے آدمیوں کی۔

② سزا عادت کی کیا مقدار ہے اور اسکا کیا طریقہ کار ہے۔

سائل

اکرام اللہ سواتی

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

0333-3229513

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۶۰/۱۳۶۵

مورخہ ——

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب حامدًا ومصليًا

صورتِ مسئولہ میں اگر ڈرائیور ٹریفک کے مروّجہ قوانین کی پوری پابندی کے ساتھ گاڑی چلارہا تھا، رفتار بھی معتدل تھی کہ گاڑی پوری طرح قابو میں تھی اس کے باوجود اچانک گاڑی کو حادثہ پیش آگیا اور ڈرائیور کی اپنی کسی غلطی یا کوتاہی کو اس حادثہ میں دخل نہ تھا تو اس اتفاقی حادثہ کی بناء پر گاڑی میں جو سوار افراد فوت ہوگئے ہیں ڈرائیور پر ان کا قصاص یا دیت دونوں واجب نہیں ہونگے اور نہ ہی کوئی کفارہ واجب ہوگا۔

لیکن اگر حادثہ ڈرائیور کی غلطی کی وجہ سے پیش آیا مثلاً وہ بے احتیاطی سے گاڑی چلارہا تھا یا گاڑی کی رفتار مقرّرہ حد سے زیادہ تھی یا وہ نیند یا نشے کی حالت میں ڈرائیونگ کررہا تھا جس کی وجہ سے حادثہ پیش آگیا تو اس صورت میں یہ "قتل بسبب" کے زمرے میں آئے گا جس میں ڈرائیور کے عاقلہ پر یا خود ڈرائیور پر فوت ہونے والے تمام لوگوں کی دیت واجب ہوگی البتہ کوئی کفارہ واجب نہ ہوگا (ماخذہ تبویب: ۴/۱۳۵۵)

الهداية في شرح بداية المبتدي (٤ / ٤٤٣):

وأما القتل بسبب كحافر البئر وواضع الحجر في غير ملكه، وموجبه إذا تلف فيه آدمي الدية على العاقلة"؛ لأنه سبب التلف وهو متعد فيه فأنزل

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٦ / ٥٣١):

(و) الخامس (قتل بسبب كحافر البئر وواضع حجر في غير ملكه) بغير إذن من السلطان ابن كمال؛ وكذا وضع خشبة على قارعة الطريق ونحو ذلك إلا إذا مشى على البئر ونحوه بعد علمه بالحفر ونحوه درر (وموجبه الدية على العاقلة لا الكفارة) ولا إثم القتل بل إثم الحفر والوضع في غير ملكه درر

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٦ / ٥٨٩):

وإن ألقته ميتا فماتت الأم فدية) في الأم (وغرة) في الجنين لما تقرر أن الفعل يتعدد بتعدد أثره وصرح في الذخيرة بتعدد الغرة لو ميتين فأكثر اهـ.قلت: وظاهره تعدد الدية ولم أره فليراجع

بحوث في قضايا فقهية معاصرة (١ / ٣١٤):

ذا كانت السيارة سليمة قبل السير بها، وكان السائق يتعهدها تعهدا معروفا، ثم طرأ عليها خلل مفاجئ في جهاز من أجهزتها، حتى خرجت السيارة من قدرة السائق ومكنته من ضبطها، فصدمت إنسانا فقد أفتت اللجنة الدائمة للبحوث والإفتاء في المملكة العربية السعودية، بأنه لا ضمان على السائق، وكذلك لو انقلبت بسبب ذلك على أحد أو شيء فمات أو تلف، فـ

ضمان عليه..... وغاية ما يقال فيه: إنه مسبب للهلاك، فإنه هو الذي سير السيارة في مبدأ الأمر، وبما أنه مسبب، فيشترط لتضمينه التعدي. فإن كان يتعهد السيارة تعهدا معروفا، ويسيرها ملتزما بقواعد المرور سيرا عاديا، فلا ضمان عليه لعدم التعدي، نعم! إن أخل بشرط من هذه الشروط، مثل عدم تعهده للسيارة أو تسييرها مع خلل ظاهر في جهاز من أجهزتها، أو سوقها سوقا عنيفا، فإنه يضمن في كل ذلك، وإن خرجت السيارة من ضبطه، لأنه مسبب لانفلات السيارة بتعديه

وفيه ايضاً:[٣١٢/١ مكتبة دار العلوم كراتشي]

اذا كان السّائق يسوق سيارته ملتزماًبجميع قواعدالمرور،ولكن دفع شخص رجلاً آخر أمام سيارته فجأة بحيثلم يمكن له أن يوقف السيارةقبل أن تدهسه،فدهسته السيارة ،فههنالايضمن السّائق،وانما يضمنه الدافع،وهذا كما لحس أحد دابةفقتلت رجلاً،فالضمان علي النّاحس دون الراكب،لأن نسبة المباشر لاتصح الي سائق السيارةفي هذه الصورة ،لأن تأثير الدافع ههنا أقوي من تأثير الراكب أو كما قال صاحب الهداية ،الدافع متعّد ، والسائق غير متعدّ.

(۲)_____فی آدمی دیت کی ادائیگی کی شرعاً تین صورتیں ہیں:

الف..... ایک سو اونٹ۔(یہ اونٹ پانچ قسم کے ہونگے۔ایک سالہ بیس اونٹنیاں۔ایک سالہ بیس اونٹ دوسالہ بیس اونٹنیاں۔تین سالہ بیس اونٹنیاں۔چار سالہ بیس اونٹنیاں) یا ان کی قیمت۔

ب.....یا ایک ہزار دینار (یعنی ۳۷۵ تولہ سونا اور آجکل کے حساب سے اسکی مقدار ۴۳۷۴ گرام سونا ہے یعنی چار کلو ۳۷۴ گرام سونا ہے) یا اسکی قیمت۔

ج.....یا دس ہزار درہم ہے (یعنی ۲۶۲۵ تولہ چاندی ہے اور آجکل کے حساب سے اس کی مقدار ۳۰۶۱۸ گرام چاندی یعنی ۳۰ کلو اور ۶۱۸ گرام چاندی ہے) یا اسکی قیمت۔

اس میں دیت دینے والے کو اختیار ہوتا ہے کہ وہ ان تینوں صورتوں میں سے جو اختیار کرلے یا جس نصاب پر باہمی رضامندی سے معاملہ طے ہوجائے اسکی ادائیگی اس پر اور اسکے عاقلہ پر لازم ہوگی۔اور اگر معاملہ عدالت میں چلا جائے تو عدالت مذکورہ تین نصابوں میں سے جو نصاب متعین کردے اسکی ادائیگی اس پر اور اسکے عاقلہ پر لازم ہوگی۔(ماخذہٗ تبویب:۲۲/۲۳۵و۶۶/۶۵۴)

الفتاوى الهندية – (ج ۶ / ص ۲۴)

وكل دية وجبت بنفس القتل يقضى من ثلاثة أشياء في قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى من الإبل والذهب والفضة كذا في شرح الطحاوي قال أبو حنيفة رحمه الله تعالى من الإبل مائة ومن العين ألف دينار ومن الورق عشرة آلاف وللقاتل الخيار يؤدي أي نوع شاء كذا في محيط السرخسي وقالا ومن البقر مائتا بقرة ومن الغنم ألفا شاة ومن الحلل مائتا حلة كل حلة ثوبان كذا في الهداية ثم لا تجب الإبل كلها من سن واحد بل من أسنان مختلفة ففي الخطأ المحض تجب المائة أخماسا عشرون ابنة مخاض وعشرون ابن مخاض وعشرون ابنة لبون وعشرون حقة وعشرون جذعة.....

المبسوط للشيباني – (٤ / ٤٥٢)

وبلغنا عن على رضي الله عنه أنه قال في دية المرأة أنها على النصف من دية الرجل في النفس وفيما دون النفس وبذلك نأخذ البحر الرائق – (٨ / ٣٧٤)

ثم الخيار في هذه الأنواع الثلاثة إلى القاتل لأنه هو الذي يجب عليه فيكون الخيار إليه كما في كفارة اليمين ولا تثبت الدية إلا إن هذه الأنواع الثلاثة عند أبي حنيفة رحمه الله

حاشية ابن عابدين – (٦ / ٥٧٤)

قوله (وقالا منها) أي من الثلاثة الماضية وهي الإبل والدنانير والدراهم ومن البقر الخ فتجوز عندهما من ستة أنواع وعند الإمام من الثلاثة الأول فقط..... وأفاد أن كل الأنواع أصول وعليه أصحابنا وأن التعيين بالرضا أو القضاء وعليه عمل القضاة وقيل للقاتل ـ ذكره القهستاني اهـ ـ وتمامه في المنح..... والله تعالى اعلم بالصواب

راشد حسين

دار الافتاء جامعه دار العلوم كراچی

٢/ رجب المرجب ١٤٣٢هـ

٥/ جون/ ٢٠١١ء

الجواب صحیح

احقر محمود غفر الله

١٤٣٢

مفتی

الجواب صحیح

محمد عتیق عفا الله عنه

٣/ ٧/ ١٤٣٢

دار الافتاء

فتوی نمبر ٦٠/١٣٦٥

مورخہ ٣/ ٧/ ١٤٣٢ھ

٥/ ٦/ ٢٠١١ء